غلام احمد قادیانی

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۳۲ | مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۶ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۴

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ خیرو عافیت سے ہیں۔ حضور نے اپنے نئے مکان میں قریباً سوا سو احباب کو دعوت دی۔ اس شاندار دعوت طعام میں ہر طبقے کے اصحاب مدعو تھے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ اس مکان کی منزل بالا میں ترجمۃ القرآن کا کام ہوگا۔ نیچے کی منزل میں دفتر پرائیویٹ سکرٹری آج ۱۶ اکتوبر سے منتقل ہو گیا ہے ؎

صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ۱۴ اکتوبر کو ڈلہوزی سے قادیان تشریف لے آئے ہیں ؎

حافظ احمد اللہ صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے بہت پرانے اور مخلص صحابی تھے۔ بروز جمعہ ۳½ بجے عصر فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے بعد نماز مغرب آپکا جنازہ پڑھایا۔ حافظ صاحب بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ جہاں حضرت صاحب اختتام تدفین تک ٹھہرے رہے۔ اور بعد دعا واپس ہوئے۔

[illegible] الدین صاحب و مولوی عبد اللہ صاحب رائے پور لدہیانہ ہو کر واپس آگئے [illegible] سے جناب احسان [illegible] تشریف لائے ؎

اخبار احمدیہ

وفد نمبر۳ کا پروگرام

لودہراں	۱۷-۱۸ اکتوبر
میلسی	۱۹-۲۰ ”
ملتان	۲۲-۲۳-۲۴ ”
خانیوال	۲۵ اکتوبر
شورکوٹ	۲۶ ”

وفد نمبر۳ کا پروگرام ۲۶ اکتوبر کے بعد حسب ذیل ہوگا

جھنگ مگھیانہ	۲۷-۲۸ اکتوبر
لائل پور	۲۹-۳۰-۳۱ ”
شیخوپورہ	۱-۲-۳ نومبر
شاہدرہ	۴-۵ نومبر

ان جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ علاقہ کے احمدیوں کو اپنے اپنے مقامات پر جلسہ کی مقررہ تاریخوں پر مدعو کریں۔ اسی طرح دوسرے وفود کی جماعتیں بھی اس امر میں خاص کوشش کریں۔ کیونکہ اس طریق سے احمدی بھائیوں میں باہمی اتحاد اور تعارف پیدا ہوگا

ناظر دعوت و تبلیغ

حصہ داران احمدیہ سٹور قادیان

جملہ حصہ داران سٹور احمدیہ قادیان جن کے حصہ کا روپیہ سٹور میں

موجود ہے۔ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے مکمل اور ایسے صحیح پتے سٹور احمدیہ قادیان کو بھجوائیں۔ جن سے کہ سٹور کو روپیہ واپس کرنے میں کوئی دقت پیدا نہ ہو۔ شیخ فتح محمد۔ منیجر سٹور قادیان

اور آپ میری درخواست تمام احمدی بھائیوں کی خدمت میں پیش کریں۔ کہ وہ ہمارے لئے دعا کریں کہ ہم سچے مسلمان بنیں کے مقصد میں کامیابی حاصل کریں۔ (مفتی محمد صادق عفا اللہ عنہ)

ولادت

خاکسار کے گھر اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب اس کی صحت۔ درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ احمد الدین درزی۔ قادیان

مسیح قادیانی

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب قمر انگلش ٹیچر ننکانہ صاحب نے ایک سلسلہ تبلیغی ٹریکٹوں کا جاری کر رکھا ہے۔ مسیح قادیانی اس سلسلہ کے چوتھے نمبر کا نام ہے۔ جو ۱۶ صفحوں پر ہے۔ تبلیغی اغراض کے لئے اس کی قیمت مقرر ہے۔ ماسٹر صاحب کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔

ریویو انگریزی کی تعریف

امریکہ کے ایک صاحب نام جیمز فلپ جو ایک عرصہ سے زیر تبلیغ ہیں۔ اپنے ایک تازہ خط میں لکھتے ہیں۔ "مجھے آپ کے خطوط پڑھ کر بار بار تعجب ہوتا ہے۔ کہ ایک ہندوستانی ایسی اعلیٰ درجہ کی فصیح بلیغ انگریزی زبان میں کیونکر مذہبی حقائق بیان کر سکتا ہے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو میں نے اور میرے بہت سے دوستوں نے بغور مطالعہ کیا ہے اور ہم سب کو اس کے مضامین میں بہت ہی دلچسپی حاصل ہو گئی ہے۔ اور ہر ایک مضمون بجائے خود دلفریب ہے۔ معقولیت فراخ دلی۔ تہذیب اور شائستگی اس رسالہ کی شان ہے۔ اور ان وجوہات سے اہل امریکہ کو دل پسند ہوتا ہے"۔

ایک نو مسلم کی درخواست

شہر سینٹ لوئیس علاقہ امریکہ سے ایک نو مسلم جن کا نام عبد الغفار ہے اور خاندانی نام یاد نہیں رہا۔ کیونکہ پہلا نام انہوں نے لکھنا اور استعمال کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اپنے ڈاکٹر تیمر کے خط میں لکھتے ہیں۔ "پیارے ڈاکٹر ہم خدا کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ کہ اس نے ہمیں سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ سے سچا ایمان اور سچا اسلام عطا فرمایا۔ ہماری جماعت اس شہر میں ابھی تھوڑی ہے۔ مگر ہم اخلاقی، مالی، تعلیمی اور روحانی حالات میں عیسائیوں سے افضل بننے کے واسطے کوشاں ہیں"

نظم
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا کلام

پہنچائیں در پہ یار کے وہ بال و پر کہاں
دیکھے جمال یار جو ایسی نظر کہاں

کر دے رسا دعا کو مری وہ اثر کہاں
دھو دے جو سب گنہ مرے وہ چشم تر کہاں

ہر شب اسی امید میں سوتا ہوں دوستو!
شاید ہو وصل یار میسر، مگر کہاں

سجدہ کا اذن دیجے مجھے تاجور کیا
پاؤں ترے کہاں مرا ناچیز سر کہاں

میری طرح ہر اک ہے یہاں مبتلائے عشق
حیران ہوں کہ ڈھونڈوں میں اب نامہ بر کہاں

از بسکہ انفعال سے دل آب آب تھا
آنکھوں سے بہ گیا مرا نور نظر کہاں

فرقت میں تیری ہر جگہ ویرانہ بن گئی
اب زندگی کے دن یہ کروں میں بسر کہاں

ہر لحظہ انتظار ہے ہر وقت جستجو
رہتا ہے اب تو منہ پہ مرے بس کدھر کہاں

جب نقد جان سونپ دیا تجھ کو جان من
پاس آ سکے بھلا مرے خوف و خطر کہاں

کچھ بھی خبر نہیں کہ کہاں ہوں کہاں نہیں
جب جان کی خبر نہیں تن کی خبر کہاں

حیران ہوں کہ دن کسے کہتے ہو دوستو!
سورج ہی جب طلوع نہ ہو تو سحر کہاں

عاشق کے آنسوؤں کی ذرا آب دیکھ لیں
ہیرے کہاں ہیں لعل کہاں ہیں گہر کہاں

دردآشنائے غم ہجراں ہیں۔ میں کہاں
فرقت نصیب دردہا فاقد پدر کہاں

اے دل اسی کے در پہ بس اب جا کے بیٹھ جا
مارا پھروں گا ساتھ ترے در بدر کہاں

تیری نگاہ لطف اتارے گی مجھ کو پار
کہتے ہیں مجھ سے عشق کے یہ بحر و بر کہاں

ہچکولے کھا رہی ہے مری ناؤ دیر سے
دیکھوں کہ پھینکتی ہے قضا و قدر کہاں

دیکھو کہ دل نے ڈالی ہے جا کر کہاں کمند
گو واقعہ ہے یہ کہ محبت میں [illegible] کہاں

ممکن کہاں کہ غیر کرے مجھ سے ہمسری
وہ دل کہاں [illegible]

دین کی خدمت کے لئے بیٹا وقف

میں نے اپنے فرزند محمد اسمٰعیل کو خدا کے دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس ناچیز قربانی کو قبول فرمائے۔ اور اسے سچا دین کا خادم بنائے۔ اس کی عمر میں برکت اور اسے اقبال میں بلند مندی عطا کرے۔
عاجز ابو اسمٰعیل محمد ابراہیم سکرٹری تبلیغ ننکانہ صاحب

درخواست دعا

میری اہلیہ قریباً ایک برس سے بعارضہ تپ بیمار ہے۔ اور بہت کمزور حالت میں ہے۔ احباب درد دل سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار محمد حیات خان احمدی۔ ملتان

(۲) میرا بچہ عمر آٹھ دس سال بعارضہ بخار میعادی بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔
شیخ احمد اللہ احمدی۔ کلرک فوج شہرہ

(۳) میری اہلیہ بعارضہ بخار بیمار ہے احباب اس کی صحت کے واسطے دعا فرمائیں۔
خاکسار علاء الدین از لاہور۔

دعائے مغفرت

میری لڑکی غلام مریم بی بی بعمر گیارہ سال ۷، ۸ ستمبر ۱۹۳۶ء کو فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صبر و نعم البدل فرمائیں۔
خاکسار محمد حیات خان ملتان

(۲) عاجز کے دادا صاحب بہادر علی نمبردار جو پرانے احمدی تھے۔ فوت ہو گئے ہیں۔ باوجود ایک سو بارہ برس کی عمر کے ہو جانے کے نماز روزہ پر قائم تھے اور حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھتے تھے۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔
خاکسار محمد حسن نمبردار شہر جالندھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
یوم سہ شنبہ ۔ قادیان دارالامان ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۶ء

احمدیہ مسجد لنڈن
اور
"زمیندار" کا شور و شیون
ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبست

زمیندار کا ارض و سما کچھ اس قسم کا تیرہ و تار ہے۔ کہ آفتاب عالمتاب خواہ لب بام آجائے۔ مہر نیمروز خواہ نصف النہار پر پہنچ جائے۔ خورشید خاور خواہ سایہ کو بے آیہ بنا دے۔ مگر اس کے لئے وہی شب دیجور کی شب دیجور ہے۔ اور وہی لیلائے شب کی لیلائے شب۔ کہ جس کے سیاہ گیسوؤں کی درازی میں ٹٹولے سے بھی ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہیں دیتا۔ نور خواہ ہزار شعاع ریز ہو۔ خواہ ہزار دنیا و مافیہا پر روشنی بکھیرے مگر زمیندار کے ہاں کی تاریکی کچھ ایسی ظالم تاریکی ہے کہ چھٹنے کا نام ہی نہیں لیتی۔ اور غریب کا یہ حال ہوتا ہے۔ کہ اگر کچھ سوجھتا بھی ہوتا ہے۔ تو کچھ نہیں سوجھتا ۔

زمیندار کی یہ شب کوری نہیں نہیں روز کوری کوئی نئی روز کوری نہیں۔ بلکہ شروع سے ہی اس غریب میں یہ نقص پایا جاتا ہے کہ دنیا جس بات میں سینکڑوں حسن دیکھتی ہے۔ اسے اس بات میں بیسیوں قبح نظر آتے ہیں۔ دنیا جس شے کی دلآویزیوں پر فریفتہ ہو جاتی ہے۔ اسے اس میں کوئی سامان دل گرفتگی نہیں ملتے۔ پھول اُسے خار دکھائی دیتا ہے۔ دُرِ شاہوار اسے خزف و سفال کی طرح سوجھتے ہیں۔ اور عسل مصفےٰ میں اسے زہر ہلاہل کی جھلک نظر آتی ہے ۔

لنڈن میں احمدیہ مسجد کی تعمیر ہوئی۔ اس کا شاندار افتتاح ہوا۔ اقطاع عالم کے مسلمانوں نے اسے بنظر استحسان دیکھا جرائد نے اسے مغرب کی تیرہ و تار وادیوں کے لئے نور اسلام کی پہلی کرن قرار دیا۔ اور اس کے بنانے والی غریب احمدی جماعت کی ہمت پر آفرین کہی۔ مگر زمیندار کی آنکھ ہے۔ کہ اسے نفع نقصان اور فائدہ زیان بنکر [illegible] و [illegible] ادبار و جہت

کلفت اور رحمت زحمت کی مثال دکھائی دے رہی ہے۔ اس کا فرض تو یہ تھا۔ کہ ہم اگر بازار میں کھڑے ہو کر اس کا ذکر کر رہے تھے۔ تو وہ منڈیروں پر چڑھکر اس آواز کو اٹھاتا۔ ہم اگر منڈیروں پر چڑھکر اس آواز کو ابھار رہے تھے۔ تو وہ کوٹھوں پر چڑھکر اس میں بلند آہنگی پیدا کرتا۔ ہم اگر کوٹھوں پر چڑھکر اس میں بلند آہنگی پیدا کر رہے تھے۔ تو وہ اونچے میناروں پر کھڑے ہو کر اس آواز کی گونج فضائے عالم میں پیدا کرتا۔ کہ وہ وقت آگیا ہے کہ انشاءاللہ العزیز مغرب کا ظلمت کدہ بقعۂ نور بن جائے گا۔ وہ گھڑی آگئی ہے کہ کفر و ضلال کی سیاہ چادر یورپ کی گوری قوموں کے مونہوں سے الٹی جائیگی۔ وہ وقت آگیا ہے۔ کہ گھڑیال کنیسہ کی جگہ صدائے اللہ اکبر بلند ہوگی۔ مگر بجائے اس کے کہ زمیندار اس فرض کو ادا کرتا۔ جو فی الواقعہ اس کا فرض تھا۔ اور اس لئے فرض تھا کہ وہ اپنے آپ کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والوں کی ذیل میں شمار کرتا ہے۔ وہ الٹا ایک ایسی بات کر رہا ہے۔ جو اس کا فرض تو نہیں۔ مگر فاداتی اس نے اسے اپنا فرض ٹھہرا لیا ہے ۔

خدا کی شان! خود کر نہیں سکتے۔ دوسروں کو کرتے نہیں دیتے۔ اور جو کرتے ہیں۔ ان پر پھبتیاں اڑاتے ہیں۔ کیوں نہ ہو۔ خیر سے اسلام کے خیر خواہ جو ہوئے۔ لاکھوں کروڑوں مسلمانوں میں سے احمدیوں کی مثال آٹے میں نمک برابر ہے۔ پھر ان لاکھوں کروڑوں سے کیا بن آیا۔ اُمرا بھی تھے تاجدار بھی تھے۔ اور سب ہی قسم کے انسان ان میں تھے۔ مگر کسی ایک سے بھی تو نہ ہو سکا۔ کہ لنڈن کے کفرستان میں صدائے اللہ اکبر کے بلند کرنے کے لئے مسجد کھڑی کر دے۔ کسی چھوٹے کو اس کی توفیق نہ ہوئی۔ کسی بڑے کو اس کی توفیق نہ ہوئی۔ کسی "کجکلاہ" کو اس کی توفیق نہ ہوئی۔ کسی "تنخور" کو اس کی توفیق نہ ہوئی کسی امیر "اعلیٰحضرت قدر قدرت" کو اس کی توفیق نہ ہوئی۔ کسی "خلیفہ" کو اس کی توفیق نہ ہوئی۔ اور سب سے بڑھکر کسی "سلطان" کو اور کسی "شاہ" کو اس کی توفیق نہ ہوئی۔ لیکن اگر ہوئی۔ تو غریب احمدی جماعت کو ہوئی۔ ہاں ہاں اس غریب احمدی جماعت کو جس نے شجر اسلام کی آبیاری کے لئے روپیہ ہی پانی کی طرح نہیں بہایا بلکہ اپنا خون بھی بہایا۔ یہ قصہ ہم نہیں چھیڑتے کہ کہاں بہایا اور کیونکر بہایا۔ مگر یہ ہم کہتے ہیں کہ بہایا اور ضرور بہایا۔ اور صرف اسلام کے لئے بہایا۔ پس اس غریب جماعت نے وہاں مسجد کھڑی کر دی۔ مسجد کیا کھڑی کی۔ نور اسلام کی ضیا ریاشیوں کے لئے میدان بنا دیا۔ مگر اُف اسلام کی خاطر اس طرح جان و مال قربان کر دینے والی جماعت پر آوازے کسے جاتے ہیں۔ طرح طرح کے اس کے نام رکھے جاتے ہیں۔

انواع و اقسام کے القاب سے اسے یاد کیا جاتا ہے ۔

"زمیندار" جسے اپنے نام کی مناسبت سے آسمان کے ساتھ تعلق ہی نہیں رہا۔ اور جو ہمیشہ جماعت احمدیہ کے واجب الاحترام امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مبرہن اور واضح احکام قرآنی کی خلاف ورزی کرتا ہوا "موسیو بشیر الدین محمود" کہا کرتا ہے۔ نہایت جسارت سے۔ پرلے درجے کی بے باکی کے ساتھ ناقابل برداشت شوخی کے ہاتھوں احمدیت کے اس ہونہار فرزند پر بھی حملہ کرنے سے باز نہ رہا۔ کہ جس نے اس جوانی کے عالم میں خدا کے دین کی خاطر سب کچھ قربان کر دیا۔ گھر بار کو چھوڑا۔ بال بچوں سے منہ موڑا۔ اور خدائے قدوس کے نام کو بلند کرنے کے لئے سر سے کفن باندھکر سات سمندر پار انگلستان میں جا ڈیرا لگایا۔ اور جسے قسام قسمت نے آج "امام احمدیہ مسجد لنڈن" کا معزز اور گرامی قدر لقب دیا۔ احمدی نوجوانوں سے اگر پوچھو ہزاروں اس پر رشک کھا رہے ہیں۔ اس کے زہد۔ اس کے اتقا اس کے دامن عفیفت اور اس کے جذبات لطیف پر رشک کھا رہے ہیں۔ اس کے ایثار اور اس کی قربانی پر رشک کھا رہے ہیں۔ مگر زمیندار اس کو بھی "پادری" کے نام سے یاد کرتا ہے اور لکھتا ہے :۔

> "افتتاح کی ایک وجہ تو یقیناً یہ تھی۔ کہ مسجد کے امام پادری درد صاحب نے بیانگ دہل اعلان کر دیا تھا کہ اس مسجد پر عیسائیوں اور یہودیوں کا بھی وہی حق ہوگا۔ جو مسلمانوں کا۔" (زمیندار ۹ اکتوبر)

آہ! امام مسجد اور پھر اسے پادری کہا جائے۔ اے آسمان! تو پھٹ کیوں نہیں پڑتا۔ اے زمین! تو شکم چاک کیوں نہیں ہو جاتی۔ اے عناصر! تم اپنی جگہ سے ہل کیوں نہیں جاتے۔ جبکہ ایک موحد کو تثلیث پرستوں کا لقب دیا جاتا ہے۔ جبکہ ایک حق پرست کو ایک باطل کوش کا نام دیا جاتا ہے۔ جبکہ ایک امام کو پادری کہا جاتا ہے۔ زمیندار! ہوش میں آ۔ کیا اسلام کے جانباز سپاہیوں کا نام کفار کے نام کے مطابق رکھنا اور نہیں تو تیرے ضمیر کی ہی شہادت کے مطابق درست۔ ٹھیک اور جائز ہے؟ اگر نہیں تو پھر تیری عقل کو کیا ہو گیا۔ کہ جو نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ کرتا ہے۔ اور جو کرنا چاہیئے۔ اسے کرتا نہیں ۔

ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں۔ جن سے اس کامیابی۔ عزت اور شہرت کا نقشہ کھینچ سکیں۔ جو اس مسجد اور اس مسجد کے بنانے والوں اور اس مسجد کی رسم افتتاح میں شامل ہونے والوں کی چار دانگ عالم میں ہوئی۔ زمیندار کو خیال تھا کہ یہ معمولی

سی بات ہوگی۔ مگر ہماری دُور بین آنکھ دیکھتی تھی۔ کہ یہ معمولی بات نہیں۔ بلکہ غیر معمولی بھی نہیں۔ بلکہ بدرجہا اعلیٰ ہے اور ہم چاہتے تھے کہ اگر مسلمان اُمرا و سلاطین خود کوئی مسجد انگلستان میں نہیں بنا سکے۔ تو اس ڈھب سے ہی ان کا تعلق اسلام سے ظاہر ہو جائے۔ کہ وہ اس کی تقریب افتتاح کے وقت اپنی موجودگی سے مجلس میں افزایش کریں۔ مگر معلوم ہو گیا کہ یہ سعادت بھی ان کے نصیب نہ تھی۔ جو ایسے اسباب پیدا ہو گئے کہ غلط فہمی کا شکار ہو کر اس سے محروم رہ گئے۔ مگر بدقسمتی سے زمیندار کو شاید یہ خیال تھا۔ کہ امیر فیصل افتتاح کرینگے ہی تو ہی کچھ اس مسجد کی چہل پہل ہوگی۔ لیکن ہائے حسرت و ارمان! بہت جلد اسے معلوم ہو گیا۔ ع

غلط سمجھا تھا جو سمجھا تھا میں نے

اور اس نے دیکھ لیا۔ کہ "یہ سعادت" "بزور بازو" نہیں ہے بلکہ "خدائے بخشندہ" کی بخشش سے ہے۔ کہ جب ملتی ہے تو بڑے آدمیوں کی جیبے بہانے نہیں ملتی۔ بلکہ ایثار و قربانی اطاعت و فرمانبرداری اور جاں فروشی اور جاں سپاری کے وسیلے ملتی ہے۔ مگر زمیندار نے اس خیال سے کہ کہیں یار لوگ اس بے نصیبی اور محرومی پر اُلٹا جھنجھوڑ ہی نہ ڈالیں پیچھو پیش بندی الول بلول کہنا شروع کر دیا۔ اور یہی

"کھسیانی بلی کھمبا نوچے"

کی کھلی ہوئی تفسیر ہے۔

حجاز ریلوے اور حاجی ثناء اللہ

ہم نے ایک مضمون میں لکھا تھا۔ کہ یہ لوگ (محمد علی شوکت علی ثناء اللہ) حج کرنے گئے تھے۔ یا عیب چینی کرنے۔ ایک عاشقانہ عبادت میں جس میں سر پیر کا ہوش نہیں رہتا۔ اُدھر رہنا چاہیئے کیونکہ منشاء شریعت ہی یہی ہے۔ سڑکوں اور سنگریزوں کی شکایت فضول ہے۔ یہ بات اہلحدیث نے نقل کر دی۔ اور کچھ جواب نہیں دیا۔ اور جواب بن بھی کیا سکتا تھا۔ بہرحال ہمیں تو اس اعتراض کا جواب سمجھانا تھا۔ جو پچھلے دنوں میں سلسلہ احمدیہ کے امام پر کیا گیا۔ کہ اپنی زندگی میں تا زندگی دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ سڑک بھی کچی ہے۔ ہم نے حاجی ثناء اللہ صاحب کو انہی کے بیان سے بتا دیا۔ کہ مکہ و مدینہ میں تیرہ سو سال گذرنے کے بعد بھی جبکہ کئی شہنشاہ اور ذی شوکت و حشمت سلاطین کا دور دورہ ہو چکا۔ سڑکوں کی یہ حالت ہے۔ کیا ان کی صداقت پر بھی اعتراض کرو گے۔ اعتراض تو کر چکے ہو۔ وہی الفاظ استعمال کرو گے۔ جو حضرت مسیح موعود کے حق میں کہے +

دوسری بات ہم نے یہ لکھی تھی۔ کہ مکہ مدینہ میں ریل بننا حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہے۔ حاجی ثناء اللہ صاحب باوجود اس بغض و کینہ کے جو ان کو سلسلہ احمدیہ سے ہے۔ اس نشان کو اپنے ہاتھوں سے پُورا کرنے میں ساعی ہونے پر مجبور ہوئے۔ جواب دیتے ہیں۔ کہ مکہ مدینہ میں ریل مسیح موعود کے وقت کا نشان اعجاز احمدی میں لکھا ہے۔ اور اب چونکہ مرزا صاحب فوت ہو چکے۔ موجود نہیں۔ اس لئے مکہ مدینہ میں ریل ان کا نشان صداقت نہیں بن سکتی۔ نیز مکہ مدینہ میں ریل تیار ہو رہی ہے۔ اعجاز احمدی میں لکھا خلاف واقعہ ہے۔

جواب سُن لیجئے۔ کہ حضور کا فقرہ آپ نے یوں نقل کیا ہے:۔

"عرب اور عجم کے ایڈیٹران اخبار اور جرائد والے اپنے پرچوں میں بول اُٹھے۔ کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے۔"

سو اگر یہ جھوٹ ہے۔ تو "عرب اور عجم کے ایڈیٹران اخبار" کا۔ نہ کہ حضرت مسیح موعود کا۔ باقی ان ایام کے پرچے دیکھ لیجئے۔ ان میں مکہ مدینہ ریل کی دراغ بیل کا ذکر موجود ہے یہیں کوئی خلاف واقعہ بیان نہیں +

دوم۔ مسیح موعود کے وقت سے مراد یہی نہیں۔ جب تک آپ جسد عنصری کے ساتھ اس دنیا میں موجود رہیں۔ ورنہ دوسرے لفظوں میں آپ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ جس روز حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی۔ اسی روز سے ان کا وقت نہیں رہا۔ اور ان کے بعد جو بھی نشان ظاہر ہوئے وہ ان کی صداقت کے نہیں ہیں۔ یہ مذہب آج تک کسی زندیق کا بھی نہیں ہُوا۔ آپ نے عجیب و غریب عقیدہ ظاہر کیا +

سوم۔ یہ تو فرمایئے۔ اگر مکہ مدینہ میں ریل بننے کے وقت آنے والے مسیح کا اس زمین پر بجسدہ العنصری زندہ موجود ہونا ضروری ہے۔ تو فرمایئے۔ آپ کے آنے والے "مسیح موعود" کہاں ہیں جو ریل بنانے سے پہلے ان کو لے آئیے۔ تاکہ "ان کے وقت میں ریل بنے۔ اور وہ کہہ سکیں کہ یہ میرا نشان ہے۔" ورنہ آپ اپنے قول سے اپنے مزعومہ مسیح کی تکذیب کرنے والے ہونگے +

ریاست پٹیالہ کے متعلق زمیندار کی فتنہ اندازی

قارئین الفضل کو معلوم ہے۔ کہ ریاست پٹیالہ میں قرآن و حدیث کی بندش کے متعلق زمیندار نے یہ خبر اڑائی تھی اور جو رفتہ رفتہ دوسرے اخبارات میں نقل ہوتی گئی اور مسلمانوں میں ایک تہلکہ برپا ہو گیا۔ سب سے اول "الفضل" نے معتبر و موثق اطلاعات کی بناء پر اس خبر کی تردید شائع کی۔ زمیندار کے دفتر میں الفضل جاتا ہے۔ مگر اس نے پٹیالہ پر اس الزام کو قوی کرنے کے لئے ایک نوٹ بھی لکھ مارا۔ اور احتجاجی جلسے ہونے لگے۔ آخر ریاست پٹیالہ کا مفصلہ ذیل اعلان شائع ہُوا:۔

"شملہ ۸ اکتوبر۔ پچھلے دنوں کئی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ حکومت پٹیالہ نے اپنی حدود ریاست کے اندر مذہب اسلام پر کچھ قیود عائد کی ہیں۔ اگرچہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی مسلمان رعایا کے متعدد افراد جو حالات سے واقف ہیں۔ آزادانہ طور پر اس خبر کی تردید کر چکے ہیں لیکن خود غرض لوگ اب بھی جھوٹی افواہیں اڑا رہے ہیں لہذا مہاراجہ صاحب کی حکومت اعلان کرتی ہے کہ حکومت آج بھی اپنی اسی دیرینہ روش پر قائم ہے۔ جو اس کی نمایاں خصوصیت ہے۔ یعنی اس کی طرف سے کسی قوم کے مذہب میں کسی قسم کی دست اندازی روا نہیں رکھی جاتی۔"

تو زمیندار پر بھی یہ حقیقت کھُل گئی۔ کہ یہ خبر غلط تھی۔ اور سب پیر ظہور شاہ کی کرشمہ سازی تھی۔ جو احمدیوں کے خلاف دعظ گوئی میں متعدد مرتبہ ذلیل بھی ہو چکے ہیں۔ اور پھر بھی فتنہ و فساد انگیزی سے باز نہیں آتے تھے۔ اور آخر حکام ریاست اس کو روکنے پر مجبور ہوئے۔

اخبار ریاست دہلی پر بھی افسوس ہے۔ جس کو دعویٰ ہے کہ اس کے ذرائع معلومات بہت معتبر ہوتے ہیں۔ کہ اس نے اس خبر پر ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھ دیا۔ اور اس کے ایڈیٹر صاحب کی ذاتی مخالفت اصول اخبار نویسی پر غالب آ گئی۔ بازی

البتہ خواجہ حسن نظامی سے ہمدردی ہے۔ کہ ان کو اپنی منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا موقعہ نہ ملا۔ گو مقصد خواجہ صاحب کا بھی حاصل ہو گیا۔ جو محض شہرت اور نمایش ہی ہے۔ خواجہ صاحب جانتے تھے۔ کہ یہ خبر غلط ہے۔ مگر سوچا کہ چلو نام ہوتا ہے ریاست پٹیالہ کو الٹی میٹم دیدیا۔ کہ ایک لاکھ کا لاؤ لشکر لے کر پہنچتا ہوں۔ کیوں نہ خواجہ صاحب نے پہلے اپنا آدمی بھیج کر تحقیق کر لی۔ مگر جب مقصود کچھ اور ہو۔ تو ایسا کیوں کرنے لگے تھے +

خالصہ دھرم اور اذان

بعض دیہات میں اب بھی خالصہ صاحبان مسلمانوں کو اذان دینے سے روکتے ہیں۔ مگر ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ کہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ انکی مذہبی کتب میں اذان کو روکنے کی کوئی ہدایت نہیں بلکہ تواران بھائی گورداس میں تو صاف ذکر ہے۔ کہ گورو نانک جی نے وضو کر کے نماز پڑھی اور بانگ دی۔ پس ہم سکھ صاحبان سے التماس کرتے ہیں کہ وہ ایسا نہ کریں۔ آخر یہ وہی اذان ہے۔ جسے حضرت گورو [illegible] بھی دیتے رہے +

۱۵۱

مشاہدات عرفانی

یا

لنڈنی چٹھی

(نمبر ۷)

ہندوستانی راجگان کے نئے مشاغل

ہندوستانی ریاستوں کے حکمران جس قسم کے مشاغل میں اب تک مصروف رہتے ہیں اس کے ایضاح کی ضرورت نہیں مگر اب انہوں نے اپنے فرائض ملکداری میں ایک جدید اضافہ کی ضرورت محسوس کی ہے۔ اور وہ سینما کے لئے فلم سازی ہے۔

قریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ کے سرمایہ سے ایک فلم ساز کمپنی راجگان کی بننے والی ہے۔ ہز ہائینس سر آغا خان صاحب باقبالہٗ آجتک گھوڑ دوڑ کے میدان میں بازی لیجانے کے فکر میں تھے۔ ان کے سپرد کسی ریاست کا انتظام تو نہیں۔ البتہ وہ ہندوستان کی خوجہ کمیونٹی کے مذہبی اور مقدس پیشرو ہیں۔ چونکہ مذہبی تعلیم و تلقین کی نہ انہیں ضرورت نہ احساس اس لئے وہ اپنے وقت کا اکثر حصہ یورپ میں گذارتے ہیں۔ اور اب انہوں نے گھوڑ دوڑ کی بازیوں کے علاوہ فلم سازی کے میدان میں قدم رکھا ہے۔ اید خوبی قسمت سے مہاراجہ الور۔ مہاراجہ بیکانیر مہاراجہ کشمیر۔ مہاراجہ جے پور کا نام ان کے شرکاء کے ضمن میں لیا گیا ہے۔ مہاراجہ الور ایک لاکھ پونڈ مہاراجہ پٹیالہ ۳۰ ہزار اور سر آغا خاں صاحب پچیس ہزار پونڈ دیں گے۔ باقی رقم غالباً دوسرے شرکاء پوری کریں گے۔

والیان ریاست کے لئے اس سے بڑھکر اور کیا کام ہوگا؟ افسوس اس ملک کی حالت کے ابھرنے کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ جہاں کے حکمران طبقہ کی یہ حالت ہو۔

ہندوستان میں ان والیان ریاست کے طفیل سے سینما کے تھیٹر میں نئی جان پیدا ہو جائے گی۔ کیا اس قسم کا سوراج چاہتے ہو؟

اندھوں کا علاج نئے طریق پر

"مور فیلڈ ہاسپیٹل" برٹش ایمپائر میں آنکھوں کے علاج کے لئے سب سے بڑا ہسپتال ہے۔ اسمیں آنکھوں کے علاج میں ایک سال سے ایک جدید تجربہ Ultra-Violet Ray کے ذریعہ کیا جا رہا تھا۔ اس عرصہ میں ایک سو آدمیوں پر اس کا تجربہ ہوا ہے۔ اور یہ تجربہ کامیاب ہوا ہے۔ وہ لوگ جن کی آنکھیں بعض عوارض کی وجہ سے جاتی رہی تھیں۔ اب دیکھنے لگے ہیں۔ اس جدید انکشاف نے ایک حیرت انگیز اثر قدرتی طور پر پیدا کیا ہے۔ اسی سلسلہ تجربات کو اور وسیع کیا جائیگا اور امید کی جاتی ہے کہ مستقبل قریب میں اس طریق علاج سے اندھوں کو بہت فائدہ پہونچیگا۔

تحت الارض ریلوے کی نئی شاخ

عموماً سب لوگ جانتے ہیں کہ لنڈن میں زمین کے نیچے بھی ریل جاری ہے۔ اس ریل کا جال لنڈن کے تمام گوشوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اب اس تحت الارض ریلوے کی ایک نئی شاخ کا ۱۳ ار ستمبر ۱۹۲۶ء سے اجراء ہوا ہے۔ اس شاخ کا نام ابھی تک تجویز نہیں ہوا کیونکہ کوئی موزوں نام ابھی ملا نہیں تاہم جلد کوئی نہ کوئی نام تجویز ہو جائے گا۔ دنیا بھر میں یہ سب سے بڑی ٹنل ہوگی۔ قریباً ایک گھنٹہ تک مسافر برابر سورج کی کوئی کرن نہ دیکھ سکیں گے۔ اور وہ زمین کے نیچے ہی نیچے سفر کریں گے۔ اس لائن کا افتتاح ٹرانسپورٹ منسٹری کے سکرٹری صاحب کریں گے تین ہزار ٹکٹ یوم اجراء کیلئے مفت سفر کرنے کے لئے شائع کئے گئے ہیں۔ اور کمپنی کا اندازہ ہے کہ قریباً ۲۵ لاکھ آدمیوں کو اس شاخ کے اجراء سے سفر میں سہولتیں ہو جائیں گی۔

ایک قدیم اور معصوم قوم

آسٹریلیا کے ایک مشہور مصنف مسٹر جیک میکرن حال میں لنڈن آئے ہیں۔ انہوں نے ایک ایسی قوم کے چشمدید حالات بیان کئے ہیں۔ جو موجودہ تہذیب سے ایک لاکھ برس پہلے سے چلی آتی ہے۔ انہیں کسی قسم کی کوئی بدی اور گناہ نہیں پایا جاتا۔ یہ شخص اس قوم کے بادشاہ کی طرف سے ہمارے ملک معظم کے لئے ہدیہ سلام لیکر آیا ہے۔ یہ قوم برہنہ رہتی ہے پھلوں اور شکار پر گذارہ کرتی ہے۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا وغیرہ کسی قسم کی کوئی خرابی انہیں پائی نہیں جاتی۔ کثرت ازدواج کے عملاً قائل ہیں۔ یہ قوم راس یارک کے پاس رہتی ہے۔ جو آسٹریلیا کا انتہائی شمالی حصہ ہے۔ اور یہ راس نیوگنی کی طرف چلی گئی ہے۔ زمین سیر حاصل ہے۔ مسٹر جیک وہاں ناریل کے درخت لگانے گیا اور اسمیں اسکو کامیابی ہوئی۔ وہ تمباکو کا نام بھی نہ جانتے تھے۔ جیک صاحب کی مہربانی سے تمباکو پینا سیکھ لیا۔ اور انہوں نے دو پونڈ (قریباً ایک سیر) تمباکو دیکر ایک ہزار ایکڑ زمین ان سے لے لی۔ (کوئی اس ہمدردی کی داد نہ دیگا۔)

یہ لوگ مردوں کو دفن نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ درختوں کی چھال میں لپیٹ کر ساتھ لئے پھرتے ہیں جب تعفن ناقابل برداشت ہو جاوے تو کسی جگہ رکھدیتے ہیں۔ دس برس کی عمر میں بچے عموماً جوان ہو جاتے ہیں۔ اور شادی کر لیتے ہیں۔ بڑی سے بڑی عمر پچاس سال سمجھی جاتی ہے۔

اس نئی قوم کی تحقیقات بھی عیسائیت پر ایک زد ہوگی جو کہتے ہیں کہ انسان فطرتاً گنہگار رہے۔ علاوہ بریں اس سے ایک اور امر پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ کہ جس جس قدر لوگ موجودہ تہذیب سے دور ہیں اسی قدر وہ مختلف قسم کی بدیوں سے بچے ہوئے ہیں۔ اس قسم کی قوموں میں تبلیغ کا بہترین موقعہ مل سکتا ہے۔ جو ہر قسم کے خیالات اور اثرات سے بالاتر ہیں۔ اور افسوس تو یہ ہے کہ مسلمانوں کو باہم لڑنے جھگڑنے سے ہی فرصت نہیں۔ عیسائی مشنری عنقریب اسی قوم پر چھاپہ ماریں گے۔ کاش کسی اہل دل مسلمان کے دل میں جوش پیدا ہو۔ اور وہ اپنے مولا کے دئے ہوئے مال کو اس قسم کی قوموں کو حلقہ اسلام کے نیچے لانے کے لئے مالی قربانی کرے۔

کشتگان جنگ کے زائرین

پچھلے دنوں یہاں سے ایک بہت بڑا قافلہ ان مزارات کی زیارت کے لئے حاجیوں کی صورت میں روانہ ہوا جو گذشتہ جنگ یورپ میں گیلی پولی وغیرہ مقامات پر بنائی گئی تھیں۔ اس قافلہ کے لئے ایک باضابطہ کمیٹی قائم ہوئی۔ اور قافلہ میں جانے والوں کو ہر قسم کی ضروری مدد دی گئی۔ برٹش سکاوٹس کا ایک دستہ انکی ضروری اور وقتی امداد کے لئے منزل مقصود پر موجود تھا۔ قافلہ میں بہت بڑا حصہ ماؤں اور بیویوں کا تھا بہت سے بچے بھی تھے۔ غرض اس قافلہ کو نہایت احترام سے رخصت کیا گیا۔ اور اب جبکہ وہ واپس آیا ہے تو اس کی نہایت تکریم کی گئی ہے۔ کہنے کو یہ ایک معمولی واقعہ ہے۔ اسکو محبت مادری و شوہری کا ایک کرشمہ کہا جائیگا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان جذبات محبت کو ایک طرف رکھکر اس عمل سے قوم میں ایک نئی روح اور غیرت پیدا ہوتی ہے۔ آنے والی نسلیں ملک اور قوم کی خاطر اپنی زندگیاں قربان کرنے کے لئے اپنے قلب میں ایک جوش پاتی ہیں جب وہ دیکھتی ہیں کہ ملک اور قوم کے لئے مرنے والوں کی اس قدر عزت و اکرام کیا جاتا ہے۔ جو شائد ان کی زندگی میں نہ ہوتا۔

ہمکو اس روح سے سبق لینا چاہیئے۔ شہیدان کابل کی یاد کو تازہ رکھنا چاہیئے۔ مجاہد بخارا (خدا تعالےٰ اس کی عمر میں برکت اور اس کے ارادوں میں کامیابی بخشے) کی مساعی اور مجاہدات کو جماعت کے سامنے رکھنے میں کبھی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ ایسا ہی دوسرے تبلیغی مرکز دنیں جو لوگ کام کرتے ہیں۔ ان کی خدمات کا اعتراف شکرگذاری کے جذبات سے ہونا ضروری ہے۔ اس لئے کہ وہ اس کام کو کر رہے ہیں۔ جو ہم میں سے

ہر ایک کا فرض ہے۔

گرجے کو جلا کر خاک سیاہ بنانے کی کوشش

عیسائیت کا زوال اعتقادی اور عملی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کیسا تھ شروع ہو چکا ہے۔ اب یہ عمارت اپنی بنیادوں سے ہل چکی ہے۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ یکدم زمین پر آ رہے۔ لسانی اور قلمی جنگ کا نظارہ یہاں ہائڈ پارک کے مجمعوں اور اخبارات و اشتہارات سے نمایاں ہے۔ ان کوششوں کو کافی نہ سمجھکر بعض لوگ گرجوں کو جلا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

میں ذاتی طور پر اس قسم کی کوششوں کے حق میں نہیں ہوں۔ اس لئے کہ اسلام تو جنگ میں بھی عبادت گاہوں کے گرائے یا جلائے جانے کی مخالفت کرتا ہے۔ لیکن اس قسم کے واقعات اور کوششوں کے اظہار و علم سے یہ پایا جاتا ہے۔ کہ لوگ عیسائیت سے کسی حد تک بیزار ہو چکے ہیں۔ نوکنٹن میں ایک گرجے کو جلانے کی ناکام کوشش کی گئی۔ وقت پر آگ کا پتہ لگ گیا اور اس لئے وہ بچا لیا گیا۔ یہ تو ایک بیہودہ کوشش تھی۔ مگر یہ ایک فساد اور بعض اقتصادی حالات کے ماتحت گرجوں کی کثرت کو اب پسند نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اکثروں کو گرا دینے کی تجویز عملاً کام کر رہی ہے۔

ایک اخبار کی اولوالعزمی

یہاں کے اخبارات کی اولوالعزمیاں بجائے خود ایک دلچسپ مضمون ہے۔ لیکن میں صرف ایک اخبار کی تازہ ترین اولوالعزمی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ڈیلی ایکسپریس ایک نہایت ممتاز پرچہ ہے۔ اس کے دفتر سے شام کا اخبار ایوننگ سٹنڈرڈ نکلتا ہے یہ اخبار اسوقت تک ۱۶ صفحوں پر شائع ہوتا تھا۔ مگر ۲۶ ستمبر سے وہ معاً ۲۴ صفحوں پر کر دیا گیا ہے۔ اور ایک پورا صفحہ اس میں روزانہ تازہ ترین واقعات کی تصویری خبروں کا ہوگا ان تصویروں کے مہیا کرنے میں خاص ہوائی جہاز اور موٹر اور سپیشل گاڑیاں استعمال کیجائیں گی۔ اخبار کو بروقت شائع کرنے کے لئے مالک اخبار کا ۳۷۴۰۰۰ پونڈ یا قریباً پچاس لاکھ روپیہ صرف کیا گیا ہے۔ ہندوستان کی بعض ریاستوں کی بھی اس قدر آمدنی نہیں ہے۔ جو یہاں کے ایک شام کے اخبار نے اپنے حجم کی زیادتی اور بروقت اشاعت کے لئے صرف کر دی ہے۔ اس خرچ کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

۱۔ ایک لاکھ اکہتر ہزار پونڈ سالانہ زائد اخراجات کے لئے جو موجودہ حجم کے اضافہ سے عائد ہونگے۔

۲۔ اضافہ حجم کیوجہ سے بروقت چھپائی کے لئے جدید مشینوں اور سامان کی خریداری کے لئے ایک لاکھ چھہتر ہزار پونڈ۔

۳۔ زائد مشینوں اور عملہ کے لئے جدید مکانات کی تعمیر کے لئے ۲۸ ہزار پونڈ۔

۴۔ اخبار کے اس جدید انتظام کے اشتہار کے لئے دس ہزار پونڈ یا قریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ اور یہ روپیہ چار دن میں خرچ کر دیا گیا ہے۔

ہندوستان کے کسی دیسی اخبار کا کل سرمایہ بھی اسقدر نہیں ہو سکتا۔ جسقدر یہاں کا اخبار صرف اپنے اشتہار پر چار دن میں خرچ کر سکتا ہے۔ مالک اخبار نے اپنا ایک بیان شائع کیا ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ یہ کل رقم صرف اخبار کے اشتہارات سے وصول ہو جائیگی۔ اس وقت بھی اخبار کی خریداری سے ۴۰ فیصدی اور اشتہارات سے ۶۰ فیصدی آمدنی ہوتی ہے۔ اس سے تجارت کی کامیابی کے اس زور کا پتہ لگتا ہے۔ جو اشتہارات کی تہ میں کام کر تا ہے۔

خوجہ قوم کے ہادی کی اولوالعزمی

یہ تو ایک انگریز اخبار نویس کی اولوالعزمی کا حال ہے۔ اس کے بالمقابل ہندوستان کی مشہور خوجہ قوم کے لیڈر سر آغا خانصاحب بالقابہ کی اولوالعزمی بھی کچھ کم قابل غور نہیں ہے۔ ایک مرتبہ پہلے آپ نے گھوڑ دوڑ کے ایک گھوڑے کے لئے ایک لاکھ پونڈ پیش کیا تھا۔ مالک نے وہ گھوڑا فروخت نہ کیا۔ لیکن گھوڑ دوڑ کے ہوش ربا نشہ میں سر آغا خانصاحب بالقابہ اپنے شوق کو تو چھوڑ نہیں سکتے۔ گھوڑا نہ سہی گھوڑے کا بچہ ہی سہی آپ نے ایک بچھیرے کا سودا کیا ہے اور اس کیلئے ۱۷۸۵۰ پونڈ ادا کئے ہیں۔

اس سے پہلے ایک بچھیرے کی زیادہ سے زیادہ قیمت ۱۵۲۲۵ پونڈ دئے گئے تھے۔ مگر سرکار آغا خاں صاحب نے گھوڑ دوڑ کے بچھیروں کے لئے اپنا نام سب سے اوپر آویزاں کر دیا ہے۔ کوئی ہندوستان کے خوجہ صاحبان سے پوچھے کہ کیا اسلام کے لئے یہ رقم کام نہ آسکتی تھی؟

ایک دوسرے اخبار کی قومی خدمت

ڈیلی میل جو تمام روزانہ اخبارات میں سب سے زیادہ چھپتا ہے۔ بے نظیر طریق پر قوم اور ملک کی خدمت میں مصروف ہے۔ حال میں اس نے ایک انعام پانچہزار پونڈ کا اس غرض کے لئے مشتہر کیا تھا۔ کہ سب سے ہلکا اور کم خرچ ہوائی جہاز تیار کیا جاوے۔ چنانچہ یہ مقابلہ ہوا۔ اور متعدد جہاز مقابلہ کے لئے پیش ہوئے۔ لیکن ان میں تین طیارہ اوّل دوئم اور سوئم رہے۔ اور ان کو علی التواتر تین ہزار ڈیڑھ ہزار اور پانچسو پونڈ کا انعام دیا گیا۔ اول رہنے والے طیارہ پر فی میل صرف آدھ آنہ خرچ آیا ہے۔ اس مقابلہ سے نہایت ارزاں ہوائی جہاز مارکیٹ میں آجاویں گے۔ اور متمول اور آسودہ لوگ تفریحی یا کاروباری ضروریات کیلئے ایسی جہاز خرید سکیں گے۔ اس سے انگریزی ہوا بازی کی مشینوں کی تجارت پر جو نمایاں اثر پڑیگا وہ ظاہر ہے۔ اور ہزاروں بیکاروں کے لئے کام مہیا ہو جائے گا۔

انگریز لڑکیاں سنیما کیلئے

سنیما کے ایکٹروں کے لئے یہاں کی ایک مشہور فلم ساز کمپنی نے ہوشیار اور خوبصورت لڑکیوں کے لئے اعلان کیا۔ پانچہزار لڑکیوں نے اس مقصد کے لئے درخواستیں پیش کیں۔ قابل مینیجر نے صرف بارہ کا انتخاب کیا۔ پانچہزار امیدواروں کی فوج کا تصور کرنا چاہیئے۔ اور مینیجر کے نازک کام کی مشکلات کا احساس اس سے کسی قدر اندازہ ہو سکیگا۔ کہ ملک کا مذاق کس طرف جا رہا ہے۔

چینل کی تیراکی کا شوق

اب تک عورتیں چینل کو تیر کر عبور کر سکی تھیں۔ اور وہ دونو عورتیں ایک دوشیزہ اور دوسری دو بچوں کی ماں امریکہ کے رہنے والی تھیں۔ اب ایک جرمن اور ایک انگریز نے بھی چینل کو عبور کر کے مردوں کی عزت رکھ لی ہے۔ ہر دو کامیاب تیراکوں کی ان کے اہل ملک نے پوری عزت اور قدر کی ہے۔ ؛ میر قاسم علی ؟

چوہدری غلام احمد صاحب ایڈوکیٹ پاکپٹن کی مساعی جمیلہ

انجمن احمدیہ پاکپٹن کے سالانہ جلسہ پر عوام الناس نے جو شر انگیزی کی اور جس طرح جلسہ کو درہم برہم کر دیا وہ اسلام کے چہرہ پر تو نہیں لیکن مسلمانوں کے ماتھوں پر واقعی ایک بدنما داغ کیطرح ظاہر ہو رہا ہے۔ ماسوا دیگر افعال کے ان کا یہ فعل بھی رنجدہ تھا اور سخت رنجدہ کہ انہوں نے اعتراض تو کر لئے لیکن جواب نہ سنا۔ ہر چند سمجھایا گیا کہ یہ شرافت کے منافی ہے کہ اعتراضات کے جوابات نہ سنے جائیں۔ مگر انہوں نے مطلقاً نہ مانا۔ اب ان کے انہیں اعتراضات کے جوابات جناب چوہدری غلام احمد صاحب ایڈوکیٹ و امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن نے باقساط بذریعہ قلمی اشتہارات دینے شروع کئے ہیں۔ چنانچہ ان کے کئی ایک نمبر اس وقت تک ہمارے پاس پہونچ چکے ہیں۔ بلا شبہ چوہدری صاحب موصوف کی یہ کوشش ایک مبارک کوشش ہے۔ اور اس قابل ہے کہ دوسرے احباب بھی اس کی تقلید کریں۔ ہم اس جد و جہد کے لئے چوہدری صاحب کے مشکور ہیں۔ خدا تعالے ان کوششوں کو مثمر و بار ور فرمائے۔ اور ان لوگوں کے دلوں کو حق کے قبول کرنے کے لئے کھولدے تا وہ بھی اس نعمت سے حصہ پا سکیں ؛

امریکن احمدیہ مشن نیوز

تبلیغ اسلام اور ضرورت لٹریچر

تبلیغ اسلام میں جو لٹریچر کو اہمیت ہے۔ اس کی طرف ہمارے دوستوں نے ابھی تک بہت کم توجہ کی ہے۔ پھر خاص کر مغربی ممالک میں کہ جہاں لوگ عام طور پر تعلیم یافتہ ہیں اور کسی قسم کی اشاعت بغیر لٹریچر و اشتہار کے ہو نہیں سکتی۔ ایک مبلغ تمام لوگوں کے گھروں اور سوسائٹیوں میں نہیں پہنچ سکتا۔ مگر چھپا ہوا لٹریچر کئی ذرائع سے مختلف مجمعوں اور گھروں میں پہنچ جاتا ہے۔ آج دنیا عیسائیت سے تنگ آگئی ہے۔ کیونکہ عیسائیت نے بنی نوع کی اول تو زندگی کا مقصد ہی نہیں سمجھا۔ دوسرا اس نے دنیا میں جنت حاصل کرنے کے لئے کوئی احسن طریقہ پیش نہ کیا۔ لے دیکر اس کے پاس ابدی راحت کو پانے کے لئے ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ یہ کہ "خدا کا اکلوتا بیٹا تمہارے گناہوں کی خاطر قربان ہوگیا۔ اور جو کوئی اس پر ایمان لائے۔ وہ ابدی زندگی پاوے"۔ کوئی زمانہ تھا۔ کہ لوگ اس عقیدہ کو اندھا دھند مانتے چلے جاتے تھے۔ مگر اب انسانی دماغ ترقی کر گیا ہے اور طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مسیح پر صرف ایمان لانے سے نجات مل جاتی ہے۔ کیونکہ بہت ہیں۔ جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر وہ اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرنے میں بھی نامراد رہتے ہیں۔ چہ جائیکہ نجات پائیں۔ نجات وہ ہے۔ جو اس دنیا میں حاصل ہو۔ تاکہ ہمیں آخری نجات کے لئے امید بندھے۔ جب انسان کو اس دنیا میں اطمینان قلب نصیب نہ ہوا۔ اور وہ ایمان کے بعد بھی حیوانوں اور درندوں سے اپنے آپ کو بہتر نہ بنا سکا۔ تو ایسے ایمان لانے سے کیا فائدہ؟ امریکن قوم میں ایک پیاس محسوس ہو رہی ہے۔ جو کہ عیسائیت کبھی بھی بجھا نہیں سکتی۔ خواہ عیسائی مشنری کتنی ہی مبالغہ آمیز تحریروں سے عیسائیت کی پردہ پوشی کریں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ عیسائیت کے نام سے ہی تعلیم یافتہ طبقہ متنفر ہو چکا ہے۔ کیونکہ اس کی تعلیم انسانی تجربہ و مشاہدہ کے خلاف ہے۔ مسیحیت ایک ایسا بودہ مذہب ہے کہ ایک ایسے انسان کو خدائی کا مرتبہ دیتی ہے۔ جو عاجز ہے۔ اور جو بقول انجیل اپنے آپ کو ایک غلام قوم کے ہاتھ سے نہ بچا سکا۔ (یہودی قوم اس وقت رومی قوم کے ماتحت تھی) بائبل کا مطالعہ کرو۔ تو پتہ لگیگا۔ کہ اس میں معقولیت و حقیقت کو کس دشمنی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آج امریکہ میں کوئی مذہب بھی آجاوے۔ عیسائیت کو شکست فاش دے سکتا ہے۔ یہاں کے پادریوں کا یہ حال ہے۔ کہ وہ اپنی انجیل کی تعلیم سے بھی پوری طرح آگاہ نہیں۔ تو اس صورت میں بھلا انہوں نے غیر مذاہب کا کیا مقابلہ کرنا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جاوے تو یہاں کے پادریوں کو علم تجارت سے زیادہ واقفیت ہے بہ نسبت انجیل کی تعلیم کے۔ پچھلے ہی دنوں میں جبکہ کرشنا مورتی شکاگو میں آیا۔ تو اس کی تھیوسافیکل سوسائٹی میں بہت سے شکاگو کے امراء و علماء لوگ داخل ہو گئے۔ اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ لوگ عیسائیت سے از حد بیزار ہو چکے تھے۔ اور ان کے سامنے جو مذہب بھی آیا۔ انہوں نے قبول کیا۔ اور بڑی وجہ کرشنا مورتی کی کامیابی کی یہ تھی۔ کہ اس کے پاس کافی لٹریچر اور اشتہاری ذرائع تھے۔ جن کے باقاعدہ عمل سے اسے خوب کامیابی ہوئی۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ باقاعدگی میں ہی کامیابی ہے۔ اور بے قاعدگی اور ادھورا پن میں ناکامیابی۔

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ میں نے تھوڑا سا لٹریچر چھپوا کر سنٹرل امریکہ و سوتھ امریکہ میں بھجوا دیا۔ اور اس طرح سے بعض لوگوں سے خط و کتابت جاری ہو گئی۔ جس کا اثر یہ ہوا۔ کہ ایک سوتھ امریکن جو کہ قابل ایڈیٹر ہیں۔ چند دن ہوئے کہ اسلام لائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ثابت قدمی اور سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ؛

ڈی ٹرائٹ میں احمدیت کا ذکر

برادرم سید عبد الرحمان صاحب ڈی ٹرائٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جب میں شروع شروع میں یہاں آیا۔ اور ہندوستانی لوگوں میں جو کہ یہاں پر ملازم پیشہ ہیں۔ احمدیت کا ذکر شروع کیا۔ تو لوگ میری بہت مخالفت کرتے تھے۔ مگر میں نے کبھی ہمت نہ ہاری۔ اور ہمیشہ یہ تبلیغی سلسلہ جاری رکھا۔ بعض دفعہ ان لوگوں کے ساتھ بحث مباحثہ بھی ہوا ان میں ایک شخص دیوبندی مولوی بھی ہے۔ اسے بھی خدا کے فضل سے ہمیشہ شکست ہی ملی۔ اب اکثر لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بزرگ مانتے ہیں۔ اور ان کا نام بہت عزت و احترام سے لیتے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے میری بھی عزت کرتے ہیں۔ اور آیندہ کے حالات نہایت خوشگوار معلوم ہوتے ہیں۔ سید عبد الرحمان صاحب بہت عالی ہمت اور محنتی نوجوان ہیں۔ وہ وہاں پر بجلی کا کام پاس کرنے والے ہیں۔ اور ان کی دلی خواہش ہے۔ کہ واپس ہندوستان جاکر قادیان کی مقدس بستی میں کوئی کام شروع کریں۔ وہ مشن کی مالی و اخلاقی مدد میں کبھی کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کے ارادوں میں کامیابی بخشے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مسیح کی وفات میں اسلام کی حیات ہے

مجھے یاد ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہوا میں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ کسی آیندہ کی تحریر میں یہ بتلاؤں گا کہ عیسائیت اسلام کو مٹانے کے لئے کیا کیا مکر و فریب بنا رہی ہے۔ فارن مشنریوں کا جلسہ ہوا۔ اور اس میں سب نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔ کہ آیندہ اسلامی ممالک میں عیسائیت کی اشاعت کس طرح زیادہ کامیاب ہو سکتی ہے ایک پادری کی یہ رائے قابل داد قرار دی گئی۔ کہ مسلمان لوگ مسیح کو آگے ہی نبی تسلیم کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کا بڑا گروہ مسیح کے معجزات کا بھی قائل ہے۔ کہ مسیح نے مردہ زندہ کئے۔ اور اس نے جانوروں میں رُوحیں پھونکیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور سب سے بڑی اور بھاری بات تو یہ ہے۔ کہ یہ فرقہ مسیح کی حیات کو بھی اپنے ایمان کا بڑا جزو قرار دیتا ہے۔ پس اس حالت میں ایسے عقائد کے مسلمانوں کو عیسائی بنانا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ ہمیں صرف ایک پالیسی پر عمل کرنا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب ایسے مسلمانوں میں وعظ کیا جاوے۔ تو وہاں پر الوہیت مسیح۔ کفارہ اور تثلیث کا ذکر نہ کیا جاوے۔ کہ ان ہر سہ عقائد سے ان لوگوں کو ازحد نفرت ہے۔ جس کی وجہ صرف ہٹ دھرمی ہے۔ ورنہ وہ اپنے عقائد کے رُو سے مسیح کو محمد رسول کریمؐ سے افضل جانتے ہیں۔ پس ہمیں اسلامی ممالک میں فتح حاصل کرنے کے لئے اس پالیسی پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو کہ اوپر بیان کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں گرجاؤں کی شکلیں مساجد کی طرح بنانی چاہیئیں۔ اور گرجا پر صلیبی نشان نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ گرجاؤں کی شکل اور صلیب سے بھی ان لوگوں کو تعصب ہو گیا ہے۔ بلکہ اگر کچھ اور ایسی رعائتیں بھی دینی ضروری ہوں جن سے وہ ہمارے عیسوی مذہب میں داخل ہو جائیں۔ تو کوئی حرج نہیں۔ خواہ ایسے لوگ شروع میں تثلیثی عقائد کے حامی نہ ہوں۔ مگر آہستہ آہستہ وہ خود بخود اس طرف چلے آوینگے۔ ورنہ ان کی اولادیں تو یقیناً ہمارے عقائد کی قائل ہونگی۔

ناظرین کو واضح ہو۔ کہ یہ کوئی معمولی تجویز نہیں۔ بلکہ ایسی ہی تجویز کے ذریعہ تمام رومی قوم کو عیسائی بنایا گیا۔ گو ابتداء میں وہ لوگ پکے عیسائی نہ تھے۔ مگر ان کی اولادیں سر سے پا تک مسیحی تعلیم میں رنگین ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو راہ راست پر لاوے۔ تاکہ وہ اپنے عقائد کو صحیح کر کے اسلام کی حفاظت کر سکیں ؛

تبلیغی دورہ

گذشتہ اتوار کو میں گیری چلا گیا تھا سسٹر سعیدہ بھی ہمراہ تھیں۔ وہاں مسٹر یوسف نے ایک میدان میں لیکچروں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ وقت معین پر لیکچر ہوئے۔ اور لیکچروں کے بعد ایک گھنٹہ تک سلسلہ

سوال و جواب جاری رہا۔ اختتام جلسہ پر سب لوگوں نے خواہش کی۔ کہ آیندہ ہفتہ کو پھر وہاں پر لیکچر ہو۔ جس کو عاجز نے بخوشی قبول کیا۔ بعدہٗ دو عربیوں سے ملاقات ہوئی۔ جنھوں نے کچھ اسلامی لٹریچر مانگا۔ تاکہ وہ اپنے امریکن دوستوں کو دیں۔ جو کہ انہیں دیا گیا۔

علاوہ ازیں عاجز نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ نیویارک۔ نیوجرسی۔ آدہائو۔ مشیگن۔ انڈیانا اور میسوری ریاستوں میں تبلیغی دورہ کیا جاوے۔ پروگرام تیار ہو گیا ہے۔ جن جن شہروں میں میں نے جانے کا قصد کیا ہے۔ وہاں پہلے اشتہاروں اور لیکچر گاہوں کا انتظام ہو رہا ہے۔ خدا نے چاہا۔ تو یہ سفر بھی کامیاب رہے گا۔ عاجز یہاں پر سے ۱۸ ستمبر کو روانہ ہو جائے گا۔ احباب اسلامی کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

نومسلم گذشتہ تین ہفتوں میں ۶ عدد اور مرد و زن مسلمان ہوئے۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں :-

عیسائی نام	اسلامی نام	شہر یا ملک
ڈاکٹر فوربز	برکت الٰہی	ویسٹ انڈیا
مسٹر جانسن	نصیر اللہ	” ”
مسٹر انگریم	رحمت اللہ	انڈیانا پلس
مسز انگریم	صالح	” ”
مسٹر مولٹن	نور احمدؐ	سوتھ امریکہ
مسٹر لوئس	عبد الخالق	شکاگو

تمام جماعت سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ ان کے لئے دُعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم ان نومسلموں کو ثابت قدم رکھے۔ اور اشاعت اسلام کی توفیق بخشے۔ والسلام

خاکسار محمد یوسف خان۔ امریکہ

رائے پور میں تبلیغ احمدیت

مورخہ ۶ و ۷ اکتوبر ۱۹۲۶ء موضع رائے پور میں نماز عشاء کے بعد مرزا برکت علی صاحب نے دو لیکچر دئے۔ جو کل آدمیوں نے نہایت توجہ سے سُنے۔ حاضرین میں غیر احمدی بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ لیکچرار نے نہایت موثر اور آسان پیرایہ میں گاؤں والوں کی سمجھ کے مطابق اخلاقی تعلیم قرآنی کو بیان فرمایا۔ اور عام مسائل نماز۔ روزہ بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود کی صداقت کو ثابت کیا۔ لیکچر کے بعد ایک غیر احمدی نے اعتراض کیا۔ جس کا جواب محبت کے پیرایہ میں دیا گیا۔ لیکچر کا لوگوں پر عمدہ اثر ہُوا۔ اور ہر دو لیکچروں میں کافی حاضری تھی۔

بقلم سکرٹری تبلیغ۔ رائے پور

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کراچی

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کراچی۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۲۶ء کو شروع ہوا وفد تبلیغ کے پہنچنے پر۔ ۳۰ ستمبر سے ۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء تک مختلف جگہوں پر لیکچر کرائے۔ پہلا جلسہ تھیوسافیکل ہال میں ۳۰ ستمبر کی شام کو ہُوا۔ جس کے صدر ایک غیر احمدی رئیس حاجی میر محمد صاحب بلوچ تھے۔ قبل از لیکچر دو غیر احمدی شاعروں نے اپنی نظمیں پڑھیں۔ لیکچر کا موضوع "اسلام زندہ اور عالمگیر مذہب" تھا جس پر مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندہری نے نہایت دلچسپ لیکچر دیا۔ جس کو سامعین نے جن کی تعداد امید سے زیادہ تھی۔ نہایت توجہ سے سُنا۔

دوسرا جلسہ یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء کو مارکیٹ انکوائرڈ کے نزدیک چوک میں زیر صدارت مولانا مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری ہُوا۔ جناب حافظ جمال احمد صاحب فاضل نے "محاسن اسلام" پر پُر زور تقریر فرمائی۔ سامعین پر اچھا اثر ہُوا۔

تیسرا جلسہ۔ ۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو میدان رام سوامی گاڑی کھاتی میں ۹ بجے رات کے مولانا اللہ دتہ صاحب فاضل جالندہری نے "کیا اسلام بزور شمشیر پھیلا؟" پر پُر از معلومات لیکچر دیا۔ سامعین کی تعداد قریب تین سو کے تھی ٭

۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء۔ دن کو ½ ۱۰ بجے "وفات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" پر جناب مولوی بقاپوری صاحب نے خالقدینہ ہال میں تقریر فرمائی۔ باوجود اجازت دینے کے کوئی شخص معترض نہ ہُوا۔ پھر بارہ بجے جناب حافظ جمال احمد صاحب نے "ختم نبوت" پر پُر اثر تقریر فرمائی۔

اسی روز شام کو ½ ۸ بجے جناب مولوی اللہ دتا صاحب فاضل نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" پر تقریر فرمائی۔ جو قریب ایک گھنٹہ رہی۔ سامعین کی تعداد کافی سے زیادہ تھی۔ اور ہر طبقہ کے لوگ اس میں شامل تھے مخالفین اعتراضوں کے لئے پورے تیار ہو کر آئے تھے۔ تقریر کے خاتمہ پر سوالات کی اجازت دی گئی۔ جس پر ایک اہل حدیث مولوی محمد عثمان صاحب دہلوی نے اعتراضات شروع کئے۔ دس دس منٹ کا وقت مقرر کیا گیا۔ جس کے جوابات مولانا فاضل جالندہری نے نہایت ہی قابلیت سے تسلی بخش دئے۔ یہ سلسلہ اگرچہ صرف آدہ گھنٹہ کے واسطے مشتہر کیا گیا تھا۔ مگر سامعین کی دلچسپی کے لئے بارہ بجے رات تک جاری رہا۔ جس سے پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کما حقہ سب کو پہنچ گیا۔ اور تمام وہ اعتراضات جو صداقت مسیح موعود پر ہو سکتے ہیں۔ ان کا قلع قمع ہو گیا۔ غیر احمدی احباب پر اس کا خاص اثر ہُوا ٭

اہل حدیث مولوی صاحب باوجود ایک سوال کے جواب پانے کے پھر بھی اسی کا اعادہ کرتے رہے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ان کے اعتراضات کا ذخیرہ ختم ہو گیا تھا ٭

الحمد للہ والمنۃ کہ جلسہ نہایت ہی کامیاب ہُوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد اسکے ثمرات پیدا کرے۔ اور لوگوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار امتیاز علی۔ سکرٹری دعوت و تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی

نورپور، دہرم سالہ اور کانگڑہ میں تبلیغ

۱۳ اگست کو ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی اے سابق مہر سنگھ نورپور تشریف لائے۔ اور ۱۴ اگست کو آپ کا پبلک کے سامنے چوک بازار میں اس مضمون پر نہایت دلچسپ لیکچر ہوا۔ کہ اسلام ہی زندہ اور عالمگیر مذہب ہے۔ آپ نے اس مضمون پر دس زبردست ثبوت دئے۔ بعد از لیکچر سوال و جواب کا موقع دیا گیا۔ آریوں کی طرف سے ایک صاحب غیر متعلق امور پر آدھ گھنٹہ تک بحث کرتے رہے۔ مسلمانوں کی طرف سے یہ پہلا پبلک لیکچر نورپور میں ہوا۔ مگر آریہ صاحبان نے جب اس میں بھی کامیابی کی کوئی راہ نہ دیکھی۔ تو پولیس کے ذریعہ لیکچروں کو رکوانے کی کوشش کی۔ مگر انسپکٹر صاحب پولیس نے ماسٹر عبد الرحمان صاحب سے چند مذہبی امور سکھ ازم اور بابا صاحب کی نسبت دریافت کرنے کے بعد فرمایا۔ کہ لیکچر نہیں رک سکتے۔ اور باوجود ماتحت عملہ کی طرف سے یہ کہے جانے کے کہ مصلحت یہی ہے کہ پبلک میں لیکچر نہ ہو مسجد میں ماسٹر صاحب کا لیکچر ہو انسپکٹر صاحب پولیس نے فرمایا۔ کہ میں احمدیہ جماعت سے خوب واقف ہوں اور ان کے لٹریچر سے خبردار ہوں۔ یہ بڑے معقول پسند لوگ ہیں اور ان کی طرف سے کبھی کوئی فساد نہیں ہُوا۔ ہاں اگر کوئی فساد کرے۔ آپ باضابطہ قانونی کارروائی کریں۔ قصہ کوتاہ اس کے بعد چند اور لیکچر ہوئے۔ جن میں سے بعض میں مستورات بھی آتی رہیں الحمد للہ یہاں لیکچروں کی آزادی مسلمانوں کے لئے بھی ہو گئی۔ ہم تھانیدار صاحب کے مشکور ہیں۔ کہ انہوں نے لیکچروں میں شمولیت سے امن قائم رکھا۔

بعد ازاں ماسٹر صاحب موصوف دہرم سالہ تشریف لائے۔ اور دو پبلک لیکچر دئے۔ اور اسلام کی فضیلت دیگر مذاہب پر پُر زور دلائل سے ثابت کی۔ آریہ ہندو اور بعض سکھ اور مسلمان بھی شریک جلسہ ہوئے۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج و ہائی سکول کے طلباء اور ماسٹروں اور پروفیسروں کے روبرو ماسٹر صاحب نے ایک عجیب اخلاقی لیکچر دیا۔ اور بعض امراء کی موجودگی میں ایک مجلس میں ختم نبوت پر کامیاب مباحثہ بھی کیا گیا ٭

دہرم سالہ سے فارغ ہو کر آپ کانگڑہ تشریف لائے۔ جہاں حصول لیکچرگاہ

اقتباسات

لنڈن میں افتتاح مسجد

ہمارے لئے یہ امر بہت کچھ مسرت انگیز ہے کہ قادیان کی احمدی جماعت نے لنڈن کی خاص حدود میں ایک مسجد کی تعمیر مکمل کر لی ہے۔ اور اس کی رسم افتتاح بھی ہمارے مخدوم مکرم شیخ عبد القادر صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لاء کے ہاتھ سے ادا ہو گئی ہے۔ منتظمین تعمیر مسجد نے اسکو سلطان ابن سعود کے صاحبزادہ امیر فیصل کے ہاتھ سے کھلوانے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر افتتاح سے دو روز قبل امیر موصوف نے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف لنڈن کے قائم مقام کو جو بیان دیا۔ اسمیں کسی غلط فہمی کی بنا پر یہ درج ہو گیا۔ کہ یہ مسجد محض مسلمانوں کی عبادت کیلئے مخصوص نہ رہیگی۔ بلکہ عیسائیوں کو بھی اسمیں داخلہ کی آزادی حاصل ہوگی۔ یہ بیان مکہ معظمہ پہنچا۔ تو مذکورہ بالا جملہ سے غالباً وہاں کے علماء کو بدگمانی پیدا ہوئی۔ اور سلطان ابن سعود نے ایک بحری تار بھیجکر امیر فیصل کو رسم افتتاح کرنے سے روکدیا۔ اگرچہ امیر فیصل فوراً ہی غلطی کی تصحیح کر چکے تھے۔

چونکہ یہ مسجد جماعت احمدیہ کے چندہ سے بنی ہے۔ جسکا صدر مقام قادیان پنجاب میں واقع ہے۔ اس لئے ہمارے خیال میں یہ امر بہت مناسب ہوا کہ پنجاب ہی کے ایک قابل و مایۂ ناز فرزند شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹر کے ہاتھ سے اسکا افتتاح کرایا گیا۔ اب وقت تک خاص لنڈن میں مسلمانوں کی ادائگی نماز کیلئے کوئی مسجد نہیں تھی۔ اور جمعہ کے روز انمیں سے کچھ لوگ تو ووکنگ کی مسجد میں جو خواجہ کمال الدین صاحب کے طاقتور مشن کیوجہ سے اب عالمگیر شہرت حاصل کر چکی ہے۔ اور انگلستان میں اسلام کا ایک عظیم الشان مرکز ہے۔ جایا کرتے تھے۔ اور کچھ لوگ لنڈن میں ایک کمرہ چند گھنٹوں کیلئے کرایہ لیکر اسمیں نماز پڑھتے تھے۔ اور بعض اوقات نماز کے بعد وہاں اسلامی لیکچر بھی ہوتے تھے۔ اور اس کا کرایہ اس فنڈ سے ادا کیا جاتا تھا۔ جو ہز ہائنس سر آغا خاں و رائٹ آنریبل مسٹر امیر علی نے چند سال پہلے لنڈن میں ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر کیلئے جاری کیا تھا۔ اور عالمگیر جنگ شروع ہو جانے کی باعث وہ آگے نہیں بڑھایا جا سکا تھا۔ احمدی جماعت کیطرف سے یہ مسجد تعمیر ہو جانے پر اب لنڈن میں مسلمانوں کیلئے نمازوں کی باجماعت ادائگی کا ایک موقعہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس مقام کو تبدیلی سلطنت انگلیشیہ کے صدر مقام میں تبلیغ اسلام کا ایک گڑ بنایا جا سکیگا۔ چونکہ مسجد کے افتتاح کی رسم شیخ عبد القادر صاحب کے ہاتھ ادا کرائی گئی ہے۔ اس لئے ہم یہ امید کرنے پر مائل ہیں۔ کہ مسجد لنڈن کے احمدی منتظمین اپنی جماعت کی ان سختیوں کو کم کردینگے جن کے باعث عام اہل اسلام کو بعض اوقات ان کی طرف سے شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اسلام کی اخوۃ و مساوات میں بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ مثلاً ہندوستان میں احمدی جماعت کے لوگ بڑی سختی سے اس طریقہ پر عامل ہیں۔ کہ وہ دوسرے فرقہ کے لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اگر ایسی ہی[عله] لنڈن کی اس مسجد میں بھی قائم رکھی جائینگی۔ تو اس سے انگلستان میں تبلیغ اسلام کے مقصد میں ایک قسم کی رکاوٹ پیدا ہو گی کیونکہ دیگر مذاہب کے خلاف اسلام کی ایک شاندار خصوصیت یہ ہے۔ کہ اسمیں پیشوایان دین اور واعظین کی کوئی مخصوص جماعت نہیں ہے۔ اور دو مسلمان جب کہیں اکٹھے ہو جائیں تو وہ نماز باجماعت ادا کر سکتے ہیں ؛

امیر فیصل کے انٹرویو میں عیسائیوں کو مسجد کے اندر داخلہ کی آزادی حاصل ہونے کا جو حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اور خود عہد رسول اکرم صلعم میں اس قسم کے واقعات پیش آئے ہیں۔ کہ آپ نے مسیحی مہمانوں کو مسجد میں ٹھہرایا ہے۔ البتہ زمانہ حال کے عیسائیوں کو جنمیں سے ایک جماعت صریحاً تصویر پرست ہے کسی مسجد میں اپنی طریقہ پر عبادت کرنے کا حق نہیں دیا جا سکتا ؛ ازہمدم ۷ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

برما کا پنتالیس ہزار روپیہ

سال حال کے آغاز میں مولانا ابو الکلام صاحب آزاد صدر مجلس خلافت اور مولانا شوکت علی صاحب معتمد برما تشریف لے گئے تھے۔ جہاں انہوں نے کم و بیش پینتالیس ہزار روپیہ کی رقم خلافت کے لئے جمع کی۔ مجلس مرکزیہ خلافت کے جلسہ کی جو کارروائی ۲۹ ستمبر کے روزنامہ "خلافت" میں شائع ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا شوکت علی نے مولانا داؤد غزنوی کے سوال کے جواب میں فرمایا۔ کہ برما کی رقم میں سے چودہ ہزار روپیہ وہیں جمع ہے۔ جو مسلمانان برما کی تعلیم پر صرف ہوگا۔ جو روپیہ بمبئی میں جمع تھا اس میں سے نودس ہزار کے قریب "قرض لیکر دوسرے کاموں میں صرف کیا گیا۔ جس حد تک ہمیں معلوم ہے مجلس مرکزیہ خلافت کے صدر سے بھی اس کی کوئی منظوری نہیں لی گئی۔ کیا دفتر مرکزیہ خلافت کا یہ خود سرانہ اور غیر ذمہ دارانہ فعل ایک قومی امانت کی حفاظت کا کوئی قابل فخر ثبوت ہے؟ سید ذاکر علی صاحب نے ایک تمسخر انگیز توجیہ فرمائی۔ وہ کہتے ہیں۔ برما کا جو روپیہ آیا وہ خلافت فنڈ میں موصول ہوا . . . . . اس کے خرچ کے متعلق کوئی ذمہ داری نہیں لی ہے۔ اور اگر صدر اور سکرٹری سے اس قسم کی کوئی بات ہوئی ہو کہ یہ روپیہ محض تعلیم کے لئے خرچ ہوگا تو اس پر اعتراض کا حق اگر ہو سکتا ہے تو ان چندہ دہندگان کو جنہوں نے ایسی شرطیں رکھی ہیں۔ نہ کہ غزنوی صاحب کو جنہوں نے خود اسمیں کوئی حصہ نہیں لیا۔ نیز اگر برما والے جن کو غالباً اس وقت تک اس روپے کے خرچ ہونے کا کوئی علم نہیں ۔ اعتراض نہ کریں۔ تو کیا صدر اور سیکرٹری کے ایک صاف وعدے کی موجودگی میں مجلس مرکزیہ کے کسی رکن کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ یہ اس وعدہ کے غیر ذمہ دارانہ نقض کے خلاف آواز بلند کرے۔ ملک علی افضل صاحب فنانشل سکرٹری فرماتے ہیں کہ سکرٹری یا کوئی کارکن مرکزی جماعت کی منظوری کے بغیر کوئی نیا فنڈ کھولنے کا مجاز نہیں۔ اور مرکزی جماعت نے تعلیمی فنڈ کھولنے کے لئے کوئی اجازت نہیں دی۔ اب اہل نظر انصاف کریں۔ کہ کیا کارکنان دفتر خلافت کے اس روپیہ پر "چوری اور سینہ زوری" کی ضرب المثل حرفاً حرفاً منطبق نہیں ہوئی؟ مولانا شوکت علی دوروں سے جتنی رقم جمع کرتے ہیں وہ ساری کی ساری دفتر کے کارکنوں کی ماہوار تنخواہوں میں صرف ہو جاتی ہے۔ کام کچھ بھی نہیں ہوتا۔ سیٹھ چھوٹانی والا سولہ لاکھ روپیہ پہلے ہی اس نظام کی وقعت کو کافی نقصان پہنچا چکا ہے۔ زمیندار ۹ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

عله تو کیا آپ فقہ اسلامی کے اس مشہور و معروف مسلمہ طرز عمل کے خلاف چاہتے ہیں۔ کہ امامت صلوٰۃ کا حق امام الحیّ اور متولی مسجد کو ہوتا ہے ؛ (الفضل)

آریہ وسناتنی

ہم ایک عرصے سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ آریہ ویدا ور پرکاش نے سناتن دھرمیوں کے خلاف زہر اگلنا ہی اپنا فرض منصبی قرار دے رکھا ہے۔ آریہ ویر تو اس قدر فحش کلامی کرتا ہے۔ کہ اس نے اپنے بانی کو بھی مات کر دیا ہے۔ بہر حال ہمیں معاصر پرکاش سے امید نہ تھی کہ وہ بھی آریہ ویر کے خود غرض بدنام اور ضمیر فروش ایڈیٹر کی طرح لکھنؤ کے بھٹیاریوں کیطرح گالیاں دیگا۔ آریہ سماج کی طرف سے پرانوں کے انمول رتن خنجر توڑ۔ اصلی بھاؤ چترادلی اور پورانک بھاؤ چترادلی نامی کئی گندی اور فحش کتابیں نکلیں سناتن دھرمی برداشت کرتے رہے۔ لیکن برداشت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ کسی منچلے نے ان دلآزار کتابوں کے جواب میں دیانند بھاؤ چترادلی شائع کی۔ بس پھر کیا تھا آریہ سماجی کیمپ میں ہلچل مچ گئی۔ اور انہوں نے طوفان بدتمیزی برپا کر دیا اب حال ہی میں معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے پورانک بھاؤ چترادلی کے پبلشروں پر مقدمہ چلا دیا ہے۔ امید ہے کہ اب اس شرمناک پروپیگنڈا کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اخبار جاگرت ۱۳ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

عله یہاں سے اڑا ہوا ہے پڑھا نہیں گیا۔ (الفضل)

حیرت انگیز نئی کاریگری
ایکدن میں تین شکلیں بدلنے والی
کیمیکل گولڈ سنہری لہریہ دار چوڑیاں

⁂

(۱) کو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچسو روپیہ کی چوڑیاں ہزاکران کے سامنے رکھدو۔ پھر دیکھو۔ کونسی خوبصورت اور قیمتی معلوم ہوتی ہیں تجربہ کار سا ہوکار بھی یکایک نہیں بتا سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں جہاں دکھائیے۔ انہیں کوئی دوسو روپیہ سے کم نہیں بتا سکتا۔ کسی قسم کی چوڑیاں ان کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ ان کو ہاتھوں میں پہنکر ان کی بہار دیکھئے۔ گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ دو چار الگ ہوجائیں تو پھول پتی معلوم ہوتی ہیں اور سب مل گئیں تو عمدہ قسم کی بیل معلوم ہوتی ہے۔ اور سب الگ ہوجائیں تو لہریہ پڑ جاتا ہے۔ ان کو پہن کر عورتیں اگر عورتوں میں بیٹھیں۔ تو وہ عورتیں جو رات دن سونا چاندی پہنتی ہیں انہیں دیکھکر دنگ رہ جائیں گی۔ اور کہیں گی ہمیں بھی منگا دو سب کی نظر ان پر نہ پڑے تو بات نہیں۔ چمک دمک۔ رنگ ان چوڑیوں کا مثل سونے کے چمکتا رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا دام ۸ عہ/ چار سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت فرمائشات کے ساتھ ناپ آنا ضروری ہے۔ محصولڈاک علاوہ

ایس۔ اے۔ اصغر اینڈ کو ٹمیا محل۔ دہلی

چھپ گیا چھپ گیا چھپ گیا

چندر وار اردو شارٹ ہینڈ
ایک ماہر زود نویس کی قابل قدر رائے

مکرمی شیخ صاحب! السلام علیکم۔ چندر وار اردو شارٹ ہینڈ کی کتاب میں نے بنظر تعمق پڑھی ہے۔ واقعی کتاب بلیغ اور مختصر سے مختصر لفظوں میں لکھی گئی ہے۔ معمولی محنت اور تھوڑے وقت میں مبتدی ایک ماہر زود نویس بن سکتا ہے۔ واقعی ایسی کتاب کی مدت سے ضرورت تھی۔ والسلام دستخط:۔ غلام حسن شارٹ ہینڈ رائیٹر دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر جھنگ

کتاب سنہرا مجلد۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ قیمت مع محصولڈاک صرف پانچ روپے (صہ) ملنے کا پتہ

شیخ الہی بخش۔ رحیم بخش بک سیلرز پبلشرز گجرات۔ پنجاب

حمائل شریف بطرز زینا القرآن
حجم ۴ ۳/۴ انچ

حمائل شریف (بطرز زینا القرآن) حجم ۴ ۳/۴ انچ بلا جلد۔ کاغذ زرد۔ قیمت عہ/ - کاغذ سفید ۱۲ر مجلد پارچہ ۱۲ر۔ ۱ر مع سنہری نام۔ مجلد چرمی سنہری نام سنہری کلام کاغذ زرد ہے سفید ہے ولائتی چمڑا حسب پسند ۱ر سے ۲ر تک ٭

احمدیہ نوٹ بک: جیبی سائز۔ ڈھائی ہزار دلائل و حوالجات کا مجموعہ ۵۰۰ صفحے بلا جلد ۱۲ر مجلد عہ ٭

الذکر:۔ نماز با ترجمہ خوشخط ۲ر

گنجینۂ نور اسلام:۔ باوا نانک کے اسلام کا ثبوت (تمام دلائل کا مجموعہ) ۵ر

پتہ:۔ محمد اسمٰعیل محمد عبد اللہ تاجران کتب جلد ساز قادیان

خیاطی پیشہ احباب کو خوشخبری

⁂

اس فن کے شوق رکھنے والے عام درزی صاحبان کی سہولت کیلئے ہمارے پاس سلائی کی مشین سیکنڈ نہایت پائدار مضبوط خوبصورت فروخت ہوتی ہیں۔ بلحاظ پائدار و مضبوطی کے قیمت نہایت کم تاکہ ہر ایک حاجتمند فائدہ اٹھا سکے۔ ہاتھ سے چلانے والی قیمت پچاس روپے۔ پاؤں سے کام کرنیوالی قیمت ساٹھ روپے محصول پیکنگ بذمہ خریدار ٭

نوٹ:۔ دس روپے ہمراہ آرڈر آنے پر تعمیل ہوگی۔ جو دوست کل قیمت پہلے روانہ کرینگے انکو محصول پیکنگ معاف۔ المشتہر

احمدیہ امپورٹ ایجنسی اینڈ جنرل ورکس شاہجہانپور

حب اٹھرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہوگئی ہو۔ (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں۔ (۶) جن کے بچے کمزور بدصورت پیدا ہوتے ہوں۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے ان گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ فی تولہ ۴ر تین تولہ کے لئے محصولڈاک معاف۔ چھ تولہ تک خاص رعایت۔

سرمہ نور العین

اس کے اعلیٰ اجزاء موتی و ماميراں ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانیوالا۔ دھند۔ غبار جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخنہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے بیدار پانی کے روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بینظیر تحفہ ہے گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دیتا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے قیمت فی شیشی دو روپے ۲ر

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام نقصوں کو دور کرنے والی۔ مقوی دماغ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن۔ جگر کو طاقت دینے والی جوڑوں کے درد و نقرس کے درد سینہ کو مضبوط بنانے والی مقوی اعضائے رئیسہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے قیمت فی ڈبیہ (۴ر)

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ یا پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ میں پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں! اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

المشتہر

نظام جان عبد اللہ جان معین الصحت قادیان

استہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ملیریا بخار کی مجربہ و آزمودہ دوا

کونین سے بڑھکر مفید اور جملہ اقسام بخار کا دافع دتریاق بخار قاتل ملیریا جس کے استعمال سے سخت سے سخت کئی کئی دن کا چڑھا ہوا بخار صرف چند خوراک کی استعمال سے بفضل خدا اتر جاتا ہے اور بخار اترنے کے بعد پھر اس کا استعمال آئندہ کے لئے بخار کو روک بھی دیتا ہے۔ اور ایک شیشی پانچ سات مریضوں کے لئے کافی ہوسکتی ہے۔ پس ایسی مفید اور مجربہ دوا کا ہر گھر میں رہنا باعث آرام ہے۔ اور اس کے مفید اور مجرب ہونے کے متعلق ہزار ہا شہادتیں موجود ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جو ایسی نایاب دوا سے خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے تجربہ سے مطلع فرمائیں۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک علاوہ

خاص رعایت: اطباء و ویدا اور ڈاکٹر صاحبان خرچ پارسل و پیکنگ وغیرہ کے لئے چھ آنے کے ٹکٹ روانہ فرماکر صرف ایک مرتبہ اس کو بالکل مفت بلا قیمت برائے تجربہ طلب فرما سکتے ہیں۔

المشتہر

مینیجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ عالی جناب مولوی حکیم میر سعادت علی صاحب منصبدار معالج امراض کہنہ شاہ علی بنڈہ چوک اسپاں حیدرآباد۔ دکن

دنیا موتی سرمہ (رجسٹرڈ) پر فریفتہ ہے

اب یہ امر تو اظہر من الشمس ہوچکا ہے۔ کہ ہمارا ساختہ موتی سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ دھند غبار۔ خارش چشم۔ جالا۔ پھولا۔ جلن۔ پانی بہنا۔ رتوند۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ ابتدائی موتیا بند غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

حیرت انگیز فائدہ جناب منشی محمد نواز خانصاحب پولیٹیکل محرر رزمک (وزیرستان) لکھتے ہیں۔ کہ میں نے دس روپے تولہ والا سرمہ بھی استعمال کیا۔ مگر آپ کے سرمہ سے بہت فائدہ ہوا۔ براہ کرم ایک تولہ اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

لوگ اکسیر البدن (رجسٹرڈ) پر گرویدہ ہیں

کمزور جسم سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی وبال نہیں۔ کیونکہ کمزور آدمی نہ تو محنت کرکے روپیہ کما سکتا ہے۔ اور نہ خدا کی عبادت ہی کرسکتا ہے۔ ایسا شخص ہر وقت پژمردہ چہرہ زرد۔ سر اور کمر میں درد۔ حافظہ کمزور۔ طبیعت اچاٹ چلتے وقت دم چڑھ جاتا۔ پنڈلیاں پھول جاتیں۔ اگر ایسے زندہ درگور انسان دین و دنیا میں کسی کام کے بنکر اپنی زندگی کو پر لطف بنانا چاہتے ہیں۔ تو وہ آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کردیں۔ جو پٹھوں کو مضبوط حافظہ کو تیز چہرہ کو شگفتہ اور جسم کو چست بناتی دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

ایک تجربہ کار حکیم کی شہادت جناب پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی لکھتے ہیں کہ یہ دوا مجھے نہایت مفید ثابت ہوئی۔ اعصابی کمزوری اور درد کمر جاتا رہا۔ نزلہ کی شکایت دور اور سستی کافور ہوگئی۔ بھوک کھل گئی۔ بیشک یہ دوا ہر مرد و عورت پیر و جوان کے لئے مفید ہے۔

موتی دانت پوڈر (رجسٹرڈ)

یہ کون نہیں جانتا کہ گندہ منہ اور میلے دانت ہزاروں بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ کے دل میں اپنی صحت کی کچھ بھی قدر ہے۔ تو آج سے ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع کردیں۔ جو نہ صرف گوشت خورہ۔ خون یا پیپ کا آنا۔ دانتوں پر میل جمنی یا زرد ہو جانا منہ سے پانی بہنا دانتوں کے ہلنے کا ایک ہی علاج ہے۔ علاوہ ازیں دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبو دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت ایک شیشی صرف ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

ایک بی۔ اے کی شہادت جناب چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول لکھتے ہیں۔ کہ آپ کا موتی دانت پوڈر میری لڑکی نے استعمال کیا۔ اس کو ہمیشہ داڑھ درد رہتی تھی۔ جب کبھی کچھ میٹھا کھا لیتی۔ تو درد شروع ہو جاتی۔ غرضیکہ جان مصیبت میں رہتی تھی۔ جب سے آپ کا موتی دانت پوڈر استعمال کیا۔ یہ شکایت خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل دفع ہوگئی ہے۔ اب جس قدر چاہے میٹھا کھا سکتی ہے۔

اکسیر معدہ: جو جملہ امراض معدہ کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

پتہ: مینیجر نور انڈسٹریز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سب سے پہلی دکان

احباب یا تو خاکسار محمد یامین تاجر کتب قادیان کو بھول گئے یا الفضل میں میرا اشتہار نہ ہونے کی وجہ سے کچھ اور سمجھ لیا ہے۔ بحمد اللہ میں برابر کتب و رسائل چھپواتا رہتا ہوں۔ چونکہ میں اشتہار دینے کا عادی نہیں۔ لہذا دوست یاد رکھا کریں حسب ذیل مطبوعات جدیدہ میں خاکسار ہر خریدار کو دو آنہ فی روپیہ کمیشن کا دیگا۔ لہذا خریداری فرماکر ممنون فرماویں۔ والسلام

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
اصلاحی نماز	[illegible]	مباحثہ آریہ سماج	[illegible]	نیوگ شاستر	[illegible]	تفسیر سورہ جمعہ	[illegible]	تبلیغی کارڈ فی صد	[illegible]	قطعات کلام [illegible]	[illegible]
فلسفہ [illegible]	[illegible]	صادق کی [illegible]	[illegible]	فوائد مستورات	[illegible]	مسلمان دینی [illegible]	[illegible]	علمائے دمشق	[illegible]	خورد	[illegible]
[illegible] دکن	[illegible]	محبت الٰہی	[illegible]	قبولیت دعا [illegible]	[illegible]	تقریروں کا مجموعہ	[illegible]	احمدی جنتری ۳۶	[illegible]	ادعیۃ الرسول	[illegible]
درثمین اردو	[illegible]	ہستی باری تعالیٰ	[illegible]	اربعین مترجم	[illegible]	تقریر [illegible]	[illegible]	کلام محمود [illegible]	[illegible]	تذکرہ [illegible]	[illegible]
اسلامی فلاسفی	[illegible]	خیر البشر	[illegible]	خمسین مترجم	[illegible]	لیکچر لاہور	[illegible]	عربی [illegible] القرآن	[illegible]	[illegible] اسلام	[illegible]
مباحثہ سرگودھا	[illegible]	خزینۃ العلم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مجموعہ آمین	[illegible]	قادیان گائیڈ	[illegible]	اردو کا قاعدہ	[illegible]
ختم نبوت	[illegible]	تبلیغی مضامین	[illegible]	—	—	تحفہ [illegible]	[illegible]	عربی بول چال	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ممالک غیر کی خبریں

——— رگبی۔ ۱۱ اکتوبر۔ کل شاہ جارج نے امیر فیصل شاہزادہ نجد وحجاز سے بکنگھم پیلس میں ملاقات کی۔ اور ان کو سینٹ مائیکل اور سینٹ جارج کے آرڈر کی نائٹ ہڈ کا خطاب دیا۔ اسی ہفتہ میں امیر فیصل کی سیاحت انگلستان ختم ہو جائیگی۔ آپ یہاں سے ہالینڈ کی طرف جا رہے ہیں۔ وہاں سے آپ پیرس جائیں گے۔

——— حال ہی میں سلطان ابن سعود کے انفلوئنزا میں سردی اثر کر گئی تھی۔ اس سبب سے ان کو سخت تکلیف پہونچی۔ ایوان خصوصی سے باہر نہ آئے۔ لیکن باوجود اس کے وہ تمام امور بہمہ جوبیش کئے جاتے تھے۔ دیکھتے اور سنتے تھے۔ لیکن اب حسب سابق تندرست ہیں۔ اور کوئی شکایت باقی نہیں رہی۔

——— ٹائمز کا نامہ نگار روما رادی ہے کہ ڈومینی کو سائینور مسولینی کی توہین کرنے کے الزام میں ۱۵ ماہ قید اور ایک ہزار لیرا جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ ڈومینی پہلے سائینور نیٹوٹی کو قتل کرنے کے الزام میں ماخوذ ہوا تھا۔ لیکن عفو عام کے سلسلہ میں رہا کر دیا گیا تھا۔ اس نے رہائی کے بعد کہا تھا۔ کہ اگر سائینور نیٹوٹی کو قتل کرنے کے سلسلہ میں مجھے سات سال قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ تو مسولینی کو تیس سال کی سزا ملنی چاہیئے۔

——— لندن۔ ۱۱ اکتوبر۔ اخبار ڈیلی میل رقمطراز ہے کہ بندرگاہ سوالو سے جو چین کی پانچویں بندرگاہ ہے۔ جو رپورٹ انگریز مالکان جہازات نے بھیجی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگریزوں کے خلاف روسی حکومت کا نہایت سخت پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔

——— لندن۔ ۱۲ اکتوبر۔ لبرل جماعت میں اختلافات بڑھ رہا ہے۔ اور بعض لوگ لارڈ اکسفورڈ کی رہنماؤں پر اظہار اعتماد کر رہے ہیں۔ لبرل جماعت کی مجلس عاملہ کا خیال ہے جماعت کیلئے اتحاد نہایت ضروری ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لارڈ اوکسفورڈ مستعفی نہ ہونگے۔ بلکہ عملی سرگرمیوں سے کنارہ کشی اختیار کر لینگے۔

——— لندن۔ ۱۲ اکتوبر۔ شہنشاہ جاپان کے فرزند دوم پرنس چیچی بو اس ہفتہ میں اکسفورڈ کے میگڈالین کالج میں جا کر داخل ہونگے۔ یہاں وہ بالکل معمولی انڈر گریجویٹ کیطرح رہیں گے۔ کالج کے اساتذہ تعلیم دینگے۔ اور وہ کالج کے لیکچروں میں بھی شامل ہوا کریں گے۔

——— برسلز۔ ۱۱ اکتوبر۔ شاہزادہ یوجن ڈلائن سکریٹری بلجیم سفارتخانہ مقیم لندن آج صبح کو اس غرض سے روانہ ہو گئے کہ بذریعہ موٹر وسط یورپ اور مشرقی یورپ کا دورہ کریں اور ایشیا کو چیک ہوتے ہوئے ہندوستان آئیں۔ شاہزادہ کے ساتھ چند دوست بھی ہیں

ہندوستان کی خبریں

محکمہ اطلاعات عامہ پنجاب کی اطلاعیں

۱۔ یہ اطلاع عوام کیلئے دلچسپی کا موجب ہوگی۔ کہ محکمہ صنعت وحرفت کے ماتحت جسکا دفتر مال روڈ لاہور پر واقع ہے۔ ایک کتب خانہ ہے جس میں تقریباً چار ہزار کتابیں موجود ہیں۔ کتابیں صنعت وحرفت اور ٹکنیکل مضامین کے متعلق ہیں۔ اس کے علاوہ ڈائرکٹریاں۔ انسائیکلو پیڈیا۔ سرکاری محکموں کی رپورٹیں مطبوعات مشتمل بر اعداد وشمار اہل صنعت وحرفت کے مال واسباب کی فہرستیں وغیرہ بھی لائبریری میں شامل ہیں۔ نیز تجارت اور صنعت کے متعلق تیس رسالے لائبریری میں آتے ہیں۔ غرضیکہ تمام اشخاص اور خصوصاً صنعت وحرفت سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کے استفادہ کیلئے یہ لائبریری نہایت مفید اور دلچسپ واقفیت کا سامان اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور تعطیلات کے سوا ہر روز دس بجے صبح سے لیکر چار بجے شام تک پبلک کیلئے کھلی رہتی ہے۔

۲۔ وہ احباب جو اس دعوت میں شریک ہونے کیلئے مدعو کئے گئے ہیں۔ جو پنجاب گورنمنٹ کیطرف سے منٹگمری ہال میں ۲۹ ر اکتوبر کو دی جانے والی ہے۔ از راہ مہربانی وقت مقررہ پر تشریف لے آویں۔ کیونکہ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند اس مقررہ وقت کے بعد فوراً ہی تشریف لے آئینگے۔ آتی دفعہ مہمان اپنے اپنے کوٹ اور لبادے وغیرہ جہانتک ہو سکے اپنی اپنی موٹر کاروں ہی میں چھوڑ آئیں۔ کیونکہ کلوک روم میں گنجائش کی قلت ہے۔ مہمان ہال کی جنوبی سمت کے بڑے دروازے سے داخل ہوں۔ نیز یہ درخواست بھی کی جاتی ہے۔ کہ تمام مہمان اپنے اپنے نام کے دعوتی رقعے اور اپنے اپنے نام کے کارڈ جو دعوتی رقعہ کے ہمراہ روانہ کئے گئے تھے۔ ہمراہ لیتے آدیں۔

۳۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب وہ ٹریبونل جس کا تقرر بدفعہ ۱۲ سکھ گوردوارہ ایکٹ ۱۹۲۵ء کے حسب منشا ضروری ہے۔ یکم نومبر ۱۹۲۶ء سے مقرر کریگی۔ ٹریبونل کے پریزیڈنٹ کے تقرر کا اعلان جو زیر ایکٹ مذکور ہائی کورٹ کا جج ہونا لازمی ہے۔ گورنمنٹ ہند کی جانب سے عنقریب کیا جاویگا۔ ٹریبونل کے باقی دو ممبروں کی جگہ گورنمنٹ نے لالہ منا لال حال آڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن جج سیالکوٹ اور سردار کھڑک سنگھ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ لاہور کو منتخب کیا ہے۔